مئی ۲۰۰۹

خالد اسحاق

ماہنامہ

راہنمائے عملیات

لاہور

جناب عمیر بن وہب جمحی رضی اللہ عنہ

ان مضامین کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عوام کو اصحاب رسول ﷺ کا تعارف کروایا جائے اور ان کی خدمات پر روشنی ڈالی جائے ہمارے ہاں چند اصحابؓ کے بارے لوگوں کو علم ہے۔ باقی اصحابؓ رسول کی خدمات سے عام لوگ لاعلمی کا شکار ہیں۔

عمیر بن وہب جمحی جنگ بدر سے خود تو اپنی جان بچا کر صحیح سلامت واپس آ گیا مگر اپنے پیچھے اپنے لڑکے کو مدینہ میں چھوڑ آیا جو مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا تھا۔ اسے یہ اندیشہ تھا کہ مسلمان، باپ کے جرائم کے بدلہ میں بیٹے سے مواخذہ کریں گے اور ان اذیتوں اور تکلیفوں کے بدلہ میں اسے دردناک سزا دیں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو اسلام کی دعوت سے باز رکھنے اور ان کے صحابہؓ کو اس سے پھیرنے کے لیے دیا کرتا تھا۔

ایک روز عمیر چاشت کے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے اور وہاں رکھے ہوئے بتوں سے برکت حاصل کرنے کی نیت سے مسجد حرام میں داخل ہوا۔ وہاں اس نے صفوان بن امیہ کو حجر(۱) کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا تو اس کی طرف بڑھ گیا اور اسے سلام کیا۔ صفوان نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ''عمیر! آؤ بیٹھو کچھ دیر باتیں کریں۔ باتوں میں اچھا وقت کٹ جاتا ہے''۔ عمیر، صفوان کے بازو میں بیٹھ گیا اور دونوں کے درمیان جنگ بدر اور اس میں نازل ہونے والی مصیبت کا ذکر چھڑ گیا۔ وہ اپنے ان قیدیوں کو شمار کر رہے تھے جو محمد ﷺ اور ان کے صحابہؓ کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے تھے۔ صفوان نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا:

''اللہ کی قسم! ان لوگوں کے بغیر اب زندگی میں کوئی لطف باقی نہیں رہا''۔

''تم بالکل صحیح کہہ رہے ہو''، عمیر نے اس کی تائید کی۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولا:

''رب کعبہ کی قسم! اگر میرے ذمے وہ قرض نہ ہوتے جن کی ادائیگی کا میرے پاس کوئی بندوبست نہیں، اور میرے اہل و عیال نہ ہوتے جن کے اپنے بعد ہلاک ہو جانے کا مجھے شدید اندیشہ لاحق ہے تو میں یثرب جا کر محمد (ﷺ) کا خاتمہ کر دیتا (نعوذ باللہ) اور اس فتنے کا سدباب کر دیتا جو ہمارے لیے پریشانی کا سبب ہوا ہے'' (نعوذ باللہ من ذالک) پھر وہ سرگوشی کے انداز میں بولا: ''مسلمانوں کے یہاں میرے لڑکے وہب کی موجودگی کے سبب میرا وہاں جانا ان کے لیے کسی تشویش یا شبہ کا باعث بھی نہیں ہوگا''۔

صفوان نے عمیر کی اس بات کو غنیمت سمجھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ہاتھ آیا ہوا یہ بہترین موقع ضائع ہو جائے۔ اس لیے اس کو مخاطب کرتے ہوئے بولا'' عمیر! تم اپنا سارا قرض میرے اوپر چھوڑ دو۔ چاہے وہ جتنا بھی ہو، میں اسے تمہاری طرف سے ادا کر دوں گا اور تمہارے اہل و عیال کو اپنے اہل و عیال میں شامل کر کے زندگی بھر ان کی پوری پوری کفالت کرتا رہوں گا۔ میرے پاس جو دولت ہے وہ ان سب کے گزر بسر کے لیے کافی ہے۔ وہ اس سے خوش حالی اور فراخی کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں''۔

''تم ہماری اس باہمی گفتگو کو اپنے تک ہی محدود رکھنا۔ کسی دوسرے کو اس سے آگاہ نہ کرنا'' عمیر نے صفوان کو رازداری کی تاکید کرتے ہوئے کہا'' میں تمہارے لیے اس کا ذمہ لیتا ہوں'' صفوان نے اس کو اطمینان دلایا۔

عمیر مسجد سے اُٹھ کر باہر آیا تو اس کے دل میں محمد ﷺ کے خلاف بغض و کینہ کی آگ بھڑک رہی تھی۔ وہ اپنے اس ناپاک منصوبے کی تکمیل کے لیے ضروری انتظامات میں مشغول ہو گیا۔ اس کو اپنے اس سفر اور اس کے مقصد کے بارے میں کسی شخص کی طرف سے کسی شبہ کا قطعی کوئی اندیشہ نہیں تھا۔ کیونکہ اس وقت قیدیوں کے فدیے کی ادائیگی کے سلسلے میں ان کے قریشی رشتہ داروں کی یثرب کی طرف آمد و رفت کا سلسلہ برابر جاری تھا۔

عمیر نے اپنی تلوار کو صیقل کرنے اور اس کو زہر میں بجھانے کا حکم دیا۔ پھر اس نے اپنی سواری کی اونٹنی طلب کی۔ وہ تیار کر کے اس کے سامنے لائی گئی اور وہ اس کی پشت پر سوار ہو گیا، اور اپنے دل میں بغض و عداوت اور شر و فساد کے ناپاک جذبات لیے مدینہ کی سمت چل پڑا۔ عمیر مدینہ پہنچا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے ارادے سے مسجد کا رُخ کیا۔ (نعوذ باللہ من ذالک) جب وہ مسجد کے دروازے کے پاس پہنچا تو اس نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اس سے نیچے اُتر آیا۔ اس وقت جناب عمر بن خطابؓ کچھ صحابہ کرامؓ کے ساتھ مسجد کے دروازے کے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ لوگ آپس میں جنگ بدر اور اس میں قتل ہونے والے قریشیوں اور ان کے قیدیوں کا تذکرہ کر رہے تھے۔ وہ مسلمان مہاجرین و انصار کے دلیرانہ کارناموں کی یاد تازہ کر رہے تھے، اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد کر رہے تھے جو اس نے مسلمانوں کی فتح و کامرانی اور ان کے دشمنوں کی ذلت آمیز شکست کی شکل میں ان کے اوپر کیا تھا۔ یکایک جناب عمرؓ کی توجہ بدلی اور ان کی نظر عمیر بن وہب پر پڑی جو اپنی سواری سے اُتر کر تلوار لٹکائے مسجد کی طرف جا رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر وہ کہنے لگے'' یہ کتا، اللہ کا دشمن عمیر بن وہب ہے۔ اللہ کی قسم یہ کسی نیک ارادے سے نہیں آیا۔ یہ مکہ میں مشرکین کو

(۱) کعبہ سے متصل شمال کی جانب ایک جگہ (۲) سیرت النبی ﷺ مولفہ امام ابن کثیر، جلد۱، صفحہ ۲۰۸-۲۰۹

ہمارے خلاف اکسایا کرتا اور جنگ بدر سے پہلے ہمارے خلاف جاسوسی کیا کرتا تھا''۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا: ''تم لوگ فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ جاؤ اور آپ ﷺ کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے لو اور ہوشیار رہنا! کہیں یہ خبیث مکار کوئی دھوکا نہ کر دے''۔ پھر وہ خود لپکے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور آپ ﷺ سے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ اللہ کا دشمن عمیر بن وہب ہے جو تلوار سے مسلح ہو کر آیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ضرور کسی بُرے ارادے سے یہاں آیا ہے''۔

''رسول اللہ ﷺ نے ان کی یہ باتیں سن کر فرمایا کہ ''اسے میرے پاس لے آؤ''۔

جناب عمرؓ، عمیر بن وہب کے پاس پہنچے اور اس کو گریبان سے پکڑ لیا اور اس کی گردن کو تلوار کے تسمے میں پھنسا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے۔

نبی ﷺ نے اس کو اس حال میں دیکھا تو فرمایا کہ ''عمر! اس کو چھوڑ کر دور ہٹ جاؤ'' پھر آپ ﷺ نے عمیر کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اسے اور قریب آنے کا اشارہ کیا۔ اس نے آپ ﷺ کے نزدیک جا کر جاہلیت کے طریقے سے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''عمیر! اللہ تعالیٰ نے ہم کو تمہارے طریقہ سلام سے بہتر سلام سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ''سلام'' سے نوازا ہے جو اہل جنت کا طریقہ سلام ہے''۔

''واللہ! آپ ہمارے طریقہ سلام سے زیادہ دور نہیں ہیں۔ ابھی کچھ دنوں پہلے آپ کے سلام کرنے کا طریقہ بھی یہی تھا'' عمیر نے کہا۔

''عمیر! تم یہاں کس غرض سے آئے ہو؟'' رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا۔

''اس قیدی کی رہائی کی اُمید لے کر آیا ہوں جو آپ کے قبضے میں ہے۔ آپ اس کو رہا کر کے میرے اوپر احسان کیجئے''۔ عمیر نے بہانہ بنایا۔

''پھر تمہاری کمر میں یہ تلوار کیسی لٹک رہی ہے''؟ آپ ﷺ نے اس کے دل کا چور پکڑتے ہوئے فرمایا۔

''اللہ ان تلواروں کا بُرا کرے، کیا جنگ بدر کے روز یہ ہمارے کسی کام آ سکیں''؟ اس نے ایک اور پردہ ڈالنا چاہا۔

''عمیر! مجھ سے سچ سچ بتاؤ۔ تمہارے یہاں آنے کا اصل مقصد کیا ہے''؟ آپ ﷺ نے اس کی باتوں پر اعتبار نہیں کیا۔

''میں واقعی صرف اسی کام سے آیا ہوں''۔ وہ ایک بار پھر سفید جھوٹ بولا۔

''نہیں، صحیح بات یہ ہے کہ تم اور صفوان بن امیہ حجر کے پاس بیٹھے تھے اور تم نے قریش کے ان مقتولین کا ذکر کیا جو بدر کے گڑھے میں ڈال دیے گئے تھے۔ پھر تم نے کہا تھا کہ اگر میرے اوپر قرض کا بوجھ اور اہل وعیال کی کفالت کی ذمہ داری نہ ہوتی تو میں یثرب جا کر محمد (ﷺ) کا کام تمام کر دیتا۔ تو صفوان نے اس شرط پر کہ تم مجھے قتل کر دو گے تمہارے قرضوں کی ادائیگی اور تمہارے اہل وعیال کی کفالت کی ذمہ داری اپنے سر لے لی۔ لیکن یاد رکھو! تمہارے اور اس ناپاک ارادے کے درمیان اللہ تعالیٰ حائل ہے''۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی سازش کا بھانڈا پھوڑ دیا۔

یہ سن کر تھوڑی دیر کے لیے عمیر بن وہب بالکل ہکا بکا رہ گیا۔ پھر بول اٹھا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں''۔ اس کے بعد اس نے کہا:

''یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی بیان کردہ آسمانی خبروں اور آپ کے اوپر نازل شدہ وحی کی تکذیب کرتے تھے۔ لیکن میرے اور صفوان کے مابین طے شدہ اس منصوبے کو میرے اور اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ اللہ کی قسم! اب مجھے اس بات کا یقین ہوگیا کہ ہمارے اس خفیہ منصوبے سے اللہ کے سوا کسی دوسرے نے آپ ﷺ کو آگاہ نہیں کیا۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ مجھے یہاں کھینچ لایا تاکہ مجھے دولت ایمان سے سرفراز فرمائے''۔ پھر وہ کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ ''اپنے بھائی کو دین سکھاؤ، اسے قرآن کی تعلیم دو اور اس کے قیدی کو آزاد کر دو''۔

لانے پر مسلمانوں نے غیر معمولی مسرت کا اظہار کیا۔ یہاں تک کہ جناب عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ ''جس وقت عمیر بن وہبؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا، وہ میرے نزدیک خنزیر سے بھی بدتر تھا، لیکن آج وہ میرے بعض بیٹوں سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہے''۔

جناب عمیر بن وہبؓ مدینہ میں رک گئے۔ وہاں رک کر اسلامی تعلیمات کے ذریعہ سے اپنے نفس کا تزکیہ کرتے، قرآن کے نور سے اپنے دل کو منور کرتے اور اپنی زندگی کے بارونق اور مطمئن ترین ایام گزارتے رہے۔ اس مدت کے دوران میں صفوان بن امیہ اپنے دل کو جھوٹی امیدوں سے بہلاتا رہا۔ جب بھی اس کا گزر قریش کی مجلسوں کی طرف ہوتا، وہ ان کو خوش خبری دیتے ہوئے کہتا کہ ''عنقریب تمہارے پاس ایک ایسی اہم اور مسرت افزا خبر آنے والی ہے جو بدر کے اندوہناک سانحہ کے اثرات کو تمہارے دلوں سے محو کر دے گی۔

صفوان بن امیہ انتظار کی طویل گھڑیوں کی وجہ سے اضطراب کا شکار تھا کہ کسی قافلے والے سے پوچھنے پر اُس پر یہ خبر بجلی بن کر گری کی عمیر بن وہبؓ نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ وہ اس بات پر یقین نہیں کر سکتا تھا اور سمجھتا کہ پوری دنیا اسلام قبول کر سکتی ہے عمیرؓ بن وہب نہیں۔

ادھر جناب عمیر بن وہبؓ برابر اپنے دین کا علم حاصل کرتے رہے اور جہاں تک ممکن ہوا اپنے رب کے کلام کو حفظ کرتے رہے۔ پھر ایک روز انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ماضی میں ایک طویل مدت تک اللہ کے نور کو بجھانے کی کوشش میں لگا رہا اور دین اسلام کو قبول کرنے والوں کو سخت قسم کی اذیتیں دیتا رہا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ مجھے مکہ جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ وہاں پہنچ کر میں قریش کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت دوں۔ اگر وہ میری دعوت قبول کر لیں گے تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ لیکن اگر انہوں نے میری اس دعوت کو قبول کرنے .

بقیہ صفحہ نمبر 24 پر.........

بحر الغرائب

تجلیات ربانی فی خواص اسماء رحمانی

قسط 8

زیر نظر مضمون عربی کتاب ''بحر الغرائب'' کے ترجمے پر مشتمل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ قارئین ہماری اس محنت سے جو ہم عربی کتب کو اردو میں شائع کرنے کے لیے کر رہے ہیں مستفید ہوں گے اور ہمارے کام کو سراہیں گے۔ ایڈیٹر راہنمائے عملیات

الفتاح

یعنی وہ ذات جو ہر بند دروازہ کھول دے

جو شخص اس اسم کے فوائد کے حصول کا طلب گار ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو مفتح الابواب (تمام دروازے کھولنے والا یعنی اللہ تعالیٰ) کی بارگاہ میں حاضر تصور کرے اور یہ یقین رکھے کہ اس کی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے رہیں گے۔

جو شخص فجر کی نماز کے بعد اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر 77 مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل سے غفلت دور کر دے گا اور اس کی کیفیت یہ ہو جائے گی کہ اسے کسی بھی کام کو پورا کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوگی۔

کسی بزرگ نے کہا ہے، اگر کوئی شخص 18 دن کے اندر اندر اس اسم کو 8793 مرتبہ جو اس کے عدد تکسیر ہیں پڑھ لے تو اسے اس طرح کی فتوح حاصل ہوں گی کہ کبھی تنگی و ترشی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا بلکہ غیب سے فتوحات حاصل ہوتی رہیں گی۔ باطنی صفائی حاصل ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ شخص دنیا سے اس طرح کنارہ کش ہو جائے گا جیسے کوئی اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ جب اسے یہ بزرگی حاصل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ روزانہ 500 مرتبہ کا ورد اپنا معمول بنا لے اور اس میں کمی نہ ہونے دے۔ اس کا نقش درج ذیل ہے۔

۷۸۶

ح	ا	ت	ف

ت	ف	ح	ا
ف	ت	ا	ح
ا	ح	ف	ت

۷۸۶

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۴
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۱	۱۲۶
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۴	۱۱۹	۱۱۷	۱۲۹

العلیم

ازل سے لے کر ابد تک تمام موجودات کا، ان کے حسن و قبح سمیت، عالم

اہل حقیقت فرماتے ہیں جو شخص اس اسم کے فوائد کے حصول کا خواہشمند ہو اسے یہ یقین کر لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تمام ظاہر و پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے جو شخص اس اسم کا ورد اختیار کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ تواضع اختیار کرے، تاکہ اللہ تعالیٰ علوم کے دروازے اس کے لیے کشادہ کر دے۔

جو شخص اس اسم کو کثرت کے ساتھ اپنے قلب پر جاری کرے گا اسے علم حاصل ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مخفی باتوں کا علم حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ مسلسل تین راتوں تک باوضو ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے۔

نماز کے بعد 150 مرتبہ اس اسم کا ورد کرے۔ پھر اسی وضو کی حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک پر درود بھیجتا رہے یہاں تک کہ سو جائے۔ خواب میں بہت سی چیزوں کا مشاہدہ حاصل ہوگا۔

جمعہ کی رات کو عشاء کی نماز کے بعد اس کا نقش تحریر کر کے اپنے پاس رکھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک پر درود بھیجے 100 مرتبہ اور پھر اس کے بعد عدد تکسیر کے مطابق 450 مرتبہ اس اسم کا ورد کرے۔ صدر و موخر اور یائے نداء کے ہمراہ اس کی تعداد 1710 ہے۔ جبکہ صدر و موخر اور یائے نداء کے بغیر اس کی تعداد 730 ہے۔ آغاز و اختتام میں آپ علیہ السلام اور آپ کی آل پر 100 مرتبہ درود بھیجے۔

اس عمل کے عامل کو اس قدر ظاہری و باطنی پاکیزگی حاصل ہوگی کہ وہ خود حیران رہ جائے گا۔ اگر ممکن ہو تو اس کا نقش انگوٹھی پر کندہ کروا کے وہ انگوٹھی پہن لے اور ورد کرتے وقت اسی انگوٹھی پر نظر رکھے تو اس کی برکت سے مراد بہت عمدہ طریقے سے بہت جلد حاصل ہوگی اور اس کا ثمر بہت تیزی سے سامنے آئے گا۔

اہل حقیقت فرماتے ہیں کہ اس اسم کی برکت سے بچے، بولنے اور سمجھنے کی صلاحیت حاصل کرتے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالی کا پاک نام ہے اور اللہ تعالی ہی اپنے فضل و کرم کے ساتھ لوگوں کو مختلف صلاحیتوں سے نوازتا ہے۔

۷۸۶

م	ی	ل	ع
ل	ع	م	ی
ع	ل	ی	م
ی	م	ع	ل

۷۸۶

۳۷	۴۰	۴۳	۳۰
۴۲	۳۱	۳۶	۴۱
۳۲	۴۵	۳۸	۳۵
۳۹	۳۴	۳۳	۴۴

القابض

آسان کرنے والا یا احسان کا بدلہ دینے والا ہے، جیسے

وہ چاہے اپنے عدل وحکمت کے مطابق عمل کرتا ہے

اگر کسی شخص کا کوئی طاقت ور دشمن ہو اور وہ شخص اس دشمن سے خوفزدہ رہتا ہو تو اسے چاہیے کہ دشمن کو مغلوب کرنے کی نیت سے رات کے وقت روزانہ 1000 مرتبہ کے حساب سے 3 دن تک اس اسم کا ورد کرے تو اس کا دشمن یا تو اس کا دوست بن جائے گا یا ہلاک ہو جائے گا یا ترک وطن کر جائے گا۔

اہل حقیقت فرماتے ہیں جو شخص 40 دن تک روزانہ روٹی کے 40 ٹکڑے کر کے، ہر ٹکڑے پر اس اسم کو (اشارے کے ساتھ) لکھ کر ان ٹکڑوں کو نہار منہ کھائے گا، اللہ تعالی اسے بھوک کے خوف اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ یہ عمل بطور خاص ان لوگوں کے لیے نہایت مفید ہے جو معرفت کے راستے کے راہ رو ہوں یا اس طرح کے کسی اور کام سے متعلق ہوں۔ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام اسی اسم کی برکت سے حاصل ہونے والی قوت سے ارواح قبض کرتے ہیں۔

مشائخ کے فرمان کے مطابق اس اسم کا ورد دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے تیر بہدف ہے۔ اس اسم کے عدد تکسیر (صدر و موخر کے بغیر) 2709 ہیں جبکہ صدر و موخر کے ہمراہ 5412 ہیں۔ بعض دیگر علما کے قول کے مطابق (صدر و موخر کے بغیر) 2709 ہیں اور صدر و موخر کے ہمراہ 5112 ہیں۔ اگر کوئی شخص علمائے مغرب کی بیان کردہ تعداد کے مطابق عمل کرنا چاہتا ہو تو اپنے مقصد کی نیت کر کے 12 دن تک اس کا ورد کرے، انشاء اللہ وہ مقصد خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو، پورا ہوگا۔ اس کا نقش یہ ہے:-

۷۸۶

ض	ب	ا	ق
ا	ق	ض	ب
ق	ا	ب	ض
ب	ض	ق	ا

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۳

جاری ہے.....

حافظ محمد فرخ جاوید

ماہ مئی کے خاص اعمال

ماہ رواں میں بننے والی کواکبی نظرات کے خاص اعمال روحانی

دشمن کی جائیداد کو نقصان پہنچانا

شمس تربیع مشتری

	ابتداءِ نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	15-05-2009	16-05-2009	17-05-2009
وقت	10:14	13:46	17:13

انسان انسان کا دشمن کیوں ہو جاتا ہے؟ اس سوال کے کئی جواب ہو سکتے ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر تین ایسے عوامل ہیں جو کہ صدیوں سے باعث دشمنی سمجھے جاتے ہیں اور وہ ہیں ''زن، زر، زمین''۔

جب ہم نحس نظر کے تحت کوئی عمل قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ اُس کا ناجائز استعمال کیا جانے لگے۔ یہ بات واضح ہے کہ آپ تب اِن عملیات کا استعمال کریں جب آپ شرعاً ایسا کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اِس کے علاوہ اِن کو زیرِ استعمال لانے کی صورت میں کرنے والا اپنے لیے بہت سارے مسائل پیدا کرلے گا۔ سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ پھر اِن اعمال کو دیا کیوں جاتا ہے؟ اِسکی ایک ہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کہ اپنے آپ کو توبہ نعوذ باللہ خدا سمجھ بیٹھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے وہ ہی کریں جیسا کہ وہ چاہتے ہیں۔ اب ایسوں کو تب نکیل ڈالنی بہت ضروری ہو جاتی ہے کہ جب وہ غریب، لاچار اور مجبور لوگوں پر ظلم ڈھانے لگ جاتے ہیں۔ سو یہ اُن لوگوں کے لیے ہے کہ جو واقعتاً ایسی کسی پریشانی میں پھنسے ہوئے ہیں۔

خیر واپس اپنے موضوع پر آتے ہیں وہ ہے دشمن کی جائیداد کو نقصان پہنچانا۔ ایسا کرنا اس لحاظ سے فائدہ دے سکتا ہے کہ جب طاقتور دشمن کا اپنا نقصان ہوگا تو وہ مجبور کی مجبوری سے فائدہ اُٹھانا چھوڑ دے گا۔ یوں مجبور کی جان خلاصی ہوگی۔

عمل کچھ یوں ہے کہ آپ نے ذیل میں دیئے گئے دو نقوش کو دیئے گئے وقت پر تیار کرنا ہے۔ عمل کی تیاری کے لیے ادارہ ہذا کی کتب سے مدد لی جاسکتی ہے۔ جب آپ عمل تیار کرلیں تو چاند کی آخری تاریخوں کا انتظار کریں۔ جب وہ آجائیں تو پھر کسی منگل کو دوپہر کے وقت آتشی تعویز کو جلا دیں یا کسی آگ والی جگہ کے پاس رکھ دیں کہ اُسے مسلسل گرمی ملتی رہے۔ اِسی طرح گرتے چاند کی تاریخوں میں ہفتہ کے روز مغرب کے وقت خاکی تعویز کو آپ نے قبرستان کی کسی پرانی قبر میں دفنا دینا ہے۔

اللہ نے چاہا تو آپ جلد ہی دیکھیں گے کہ کس طرح دشمن کو اپنی پڑ جاتی ہے اور وہ پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اللہ ہم سب پر اپنا کرم کرے۔

آتشی چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

نقش

۷۸۶

یا اللہ یا اللہ

۴۹۲	۴۹۵	۴۹۸	۴۸۵
۴۹۷	۴۸۶	۴۹۱	۴۹۶
۴۸۷	۵۰۰	۴۹۳	۴۹۰
۴۹۴	۴۸۹	۴۸۸	۴۹۹

یا سمیع یا سمیع

خاکی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

نقش

۷۸۶

یا اللہ یا اللہ

۴۸۵	۴۹۸	۴۹۵	۴۹۲
۴۹۶	۴۹۱	۴۸۶	۴۹۷
۴۹۰	۴۹۳	۵۰۰	۴۸۷
۴۹۹	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۴

یا سمیع یا سمیع

طاقتور دشمن کو دماغی طور پر ماؤف کرنا

عطارد قران شمس

	ابتدائے نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	17-05-2009	18-05-2009	19-05-2009
وقت	23:30	15:02	06:33

یہ قران ایک نحس قران ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شمس اپنے دشمن کے بُرج میں ہے اور عطارد اپنے ضیعفی بُرج میں ہے۔ لہذا اس وقت میں کسی سعد کام کے مکمل ہو جانے کی خواہش ایک دیوانے کا خواب تو ہو سکتی ہے مگر ایک عاقل اور بالغ انسان کے لیے نہیں۔

اگر ہم دشمن کو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کر سکیں تو کیا یہ ایک ایسی بات نہیں کہ وہ اُس حالت میں چلا جائے گا کہ جہاں اُس کو اپنی خبر نہ ہوگی۔ یوں جب اُس کو اپنی خبر نہ ہوگی تو وہ آپ کے بارے میں کیسے سوچے گا؟ ایک سخت عمل ہے اور اِس کو سوچ سمجھ کر ہی استعمال کریں۔ خود تیار تب کریں جب آپ کے خیال میں آپ باشرع ہیں نہیں تو کسی باشرع فرد سے لکھوالیں۔

اس کام کے لیے ہم مسدس نقش کا استعمال کریں گے کیونکہ یہ شمس سے منسوب ہے اور ہم کام بھی شمس کی نظر پر کر رہے ہیں۔ لہذا اس بات سے آپ اندازہ لگالیں کہ کہ عمل کس قدر طاقتور ہے؟ اِس عمل کو کرنے کا وقت تھوڑا ہے لہذا کوشش کریں کہ تکمیل نظر سے پہلے پہلے ہی آپ نقش بنا لیں۔ جب آپ نقش تیار کر لیں تو پھر آپ نے گرتے چاند کی تاریخوں کا انتظار کرنا ہے۔ جب وہ تاریخیں آجائیں (چاند کی 15 تاریخ کے بعد کا وقت نئے چاند سے پہلے گرتے وقت میں شمار کیا جاتا ہے) تو آپ نے بدھ کے دن کو اِس نقش کو قبرستان کے اندر کسی درخت کے ساتھ لٹکا دینا ہے۔ جلد ہی آپ دیکھیں گے کہ آپ کا دشمن ذہنی طور پر ماؤف ہو جائے گا۔

چال

۶	۳۲	۳۴	۳	۳۵	۱
۷	۱۱	۲۷	۲۸	۸	۳۰
۱۸	۱۴	۲۱	۲۲	۲۳	۱۳
۱۹	۲۰	۱۵	۱۶	۱۷	۲۴
۲۵	۲۹	۱۰	۹	۲۶	۱۲
۳۶	۵	۴	۳۳	۲	۳۱

نقش

جبرائیل

یا اللہ — یا اللہ

میکائیل — اسرافیل — عزرائیل

۱۳۵۴	۱۳۸۰	۱۳۸۲	۱۳۵۱	۱۳۸۳	۱۳۴۹
۱۳۵۵	۱۳۵۹	۱۳۷۵	۱۳۷۶	۱۳۵۶	۱۳۷۸
۱۳۶۶	۱۳۶۲	۱۳۶۹	۱۳۷۰	۱۳۷۱	۱۳۶۱
۱۳۶۷	۱۳۶۸	۱۳۶۳	۱۳۶۴	۱۳۶۵	۱۳۷۲
۱۳۷۳	۱۳۷۷	۱۳۵۸	۱۳۵۷	۱۳۷۴	۱۳۶۰
۱۳۸۴	۱۳۵۳	۱۳۵۲	۱۳۸۱	۱۳۵۰	۱۳۷۹

دشمن کو مالی طور پر نقصان پہنچانا

عطارد تربیع مشتری

	ابتدائے نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	19-05-2009	21-05-2009	23-05-2009
وقت	19:46	08:45	00:19

آج کے موضوعات میں اگر دیکھا جائے تو نحس عملیات کی تعداد زیادہ ہے۔ اب کیا کریں کہ قدرت ہی اگر کچھ ایسا چاہتی ہے تو ہم اُس کی بنائی ہوئی مخلوق کیا کر سکتے ہیں؟ شائد رب کائنات اس ماہ کو مظلوموں کا مہینہ بنا دینا چاہتے ہیں تا کہ وہ اپنی مشکلات کو دور کر سکیں اور اپنی زندگی میں سکون لا سکیں اور ظالموں کو اُن کی کرنی کا پھل مل جائے۔

زیل میں آپ کو ایک نقش دیا جا رہا ہے۔ اِس نقش کو بنانے کے لیے

آپ کافی پھرتی سے کام لینا پڑے گا۔ کیونکہ ابتداء نظر کا جو وقت ہے اُس کا کافی حصہ نجومی لحاظ سے بے جان ہے۔ اور اس میں جان 20 تاریخ کی صبح 9:00 بجے کے بعد آئے گی۔ یہ وقت پورے پاکستان کے قارئین کے لیے ہے۔ باقی یہ کہ اس کو تکمیل نظر سے پہلے مکمل کرلیں

اس نقش کو تیار کرنے کے بعد گرتے چاند کی تاریخوں کا انتظار کریں اور بدھ کے روز صبح سورج نکلنے کے ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس کو قبرستان کی پُرانی بوسیدہ قبر میں دفنا دیں۔ اللہ نے چاہا تو جلد ہی آپ دشمن کو مالی پریشانیوں کا شکار ہوتا دیکھیں گے۔

ایک بات بتا تا چلوں کہ جب بھی نحس اعمال کو کریں تو اس کے لیے اپنے اوپر یہ بات لازم کرلیں کہ عمل شروع کرنے سے پہلے بھی صدقہ دیں اور عمل مکمل ہو جانے کے بعد صدقہ ضرور دیں۔

چال

۹	۲۱	۱۳	۵	۱۷
۳	۲۰	۷	۲۴	۱۱
۲۲	۱۴	۱	۱۸	۱۰
۱۶	۸	۱۹	۱۲	۴
۱۵	۲	۲۵	۶	۲۳

نقش

یا اللہ — جبرائیل — یا اللہ

۱۱۵۹	۱۱۷۲	۱۱۶۳	۱۱۵۵	۱۱۶۷
۱۱۵۳	۱۱۷۰	۱۱۵۷	۱۱۷۵	۱۱۶۱
۱۱۷۳	۱۱۶۴	۱۱۵۱	۱۱۶۸	۱۱۶۰
۱۱۶۶	۱۱۵۸	۱۱۷۱	۱۱۶۲	۱۱۵۴
۱۱۶۵	۱۱۵۲	۱۱۶۹	۱۱۵۶	۱۱۷۴

میکائیل — عزرائیل

یا اللہ — اسرافیل — یا اللہ

بیرون ملک سفر

مربع تسدیس مشتری

انختام نظر	تکمیل نظر	ابتداء نظر	
28-05-2009	27-05-2009	25-05-2009	تاریخ
18:55	08:20	21:37	وقت

چلیں ایک مثبت نظر بھی ہم کو ملی۔ یہ بھی اللہ پاک کا کرم ہے کہ جہاں سخت وقت ہیں وہاں نرم وقت بھی ہیں۔ یہ بھی ایک ایسی نظر ہے جس میں آپ کو اپنے عمل کو کچھ جلدی تیار کرنا پڑے گا کیونکہ اس میں ابتداء نظر اور تکمیل نظر کے درمیانی وقفے کے درمیان جو وقت ہے اُس میں سے نجومی طور پر 26 تاریخ صبح 5:00 بجے تک ہی جاندار ہے۔ باقی وقت بے جان ہے۔

وہ لوگ جو بیرون ملک سفر کرنے کے خواہشمند ہیں مگر اُن کے کاموں میں رکاوٹ آجاتی ہے تو وہ لوگ زیل میں دیئے گئے عمل کو کریں۔ اللہ نے چاہا تو وہ جلد ہی اپنے آپ کو وہیں پائیں گے کہ جہاں وہ مستقبل قریب میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

کرنا آپ نے یہ ہے کہ درج زیل مربع نقش کو آپ نے وقت مقررہ پر بنانا ہے۔ جب آپ اس عمل کو تیار کرلیں تو پھر اس کے بعد نئے چاند کا انتظار کریں۔ نئے چاند کی پہلی جمعرات کو صبح سورج نکلنے کے ایک گھنٹے کے اندر اندر پہن لیں۔ رکاوٹوں کو ختم ہوتا آپ خود دیکھیں گے۔ باقی جن لوگوں کا کام ہو جائے اور اللہ پاک اُن کے حال پر رحم فرمائے، اُن سے درخواست ہے کہ وہ ہم سب کے لیے بھی دعائے خیر کردیں۔

بادی چال

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۹۰	۸۷	۸۰	۹۳
۸۱	۹۲	۹۱	۸۶
۹۵	۸۲	۸۵	۸۸
۸۴	۸۹	۹۴	۸۳

یا اللہ — یا اللہ

پتھر اور نگینے

قسط 5

خصوصیت اور اسراریت

پتھروں کے مثبت و منفی اثرات

سنگ ستارہ

اس کو سنسکرت میں سورنا مکھی، انگریزی میں Chrysoprase اور مختلف زبانوں میں سورنا گلی، کرسیو پر، ہیرن سٹین کہتے ہیں۔ یہ بھورے اور براؤن رنگ کا خوشنما اور ریشمی چمکدار پتھر ہے۔ اس میں بہت چھوٹے چھوٹے ذرات ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔

اس کا سنہرا رنگ معرفت الٰہی پیدا کرتا ہے۔ اس کے افعال و خواص لہسنیا سے ملتے جلتے ہیں۔ سنگ ستارہ کو گھسنے سے اس میں برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

زمانہ قدیم میں چاندی اور سونے کی ڈبیوں کے خوب صورت ڈھکنے تیار ہوتے تھے۔ یہ پتھر جاپان میں عمدہ پایا جاتا ہے۔ اصلی مشکل سے دستیاب ہوتا ہے۔

خصوصیات

عشق و محبت میں کامیابی، قدرو منزلت میں اضافہ، مصیبت و مشکل میں مددگار ہوتا ہے۔ دشمن کو سرنگوں کرتا ہے خواب بد سے بچاتا ہے۔ بچوں کو نظر بد سے بچاتا ہے۔ جن، بھوت، جادو، ٹونہ وغیرہ کا بہترین علاج ہے۔

دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریوں، دانتوں میں خون آنا وغیرہ پر اس کا منجن استعمال کریں۔ بلغمی امراض کے لیے مفید ہے۔ اس کا سرمہ لگانے سے آنکھوں کی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

سنگ مرمر

عربی میں حجر الابیض اور انگریزی میں Marble (ماربل) کہتے ہیں۔ غالباً اسی کو حجر النبی کہتے ہیں۔ مزا پھیکا، مزاج گرم وخشک ہے۔ طبی طریقہ کار میں دافع ہیضہ ہے۔ یہ پتھر ہر قسم کے غم کو دفع کرتا ہے۔ مارگزیدہ کے مقام پر رکھنے سے زہر چوس لیتا ہے۔ اس کا منجن دانتوں کے جملہ امراض میں مفید ہے۔ زعفران اور کشنیز سبز (دھنیے کے سبز پتے) کے پانی کے ساتھ ملا کر گرم لیپ کرنے سے ورم تحلیل کرتا ہے۔ ہمراہ گلاب دافع طاعون ہے۔ سنگ مرمر کا ایک ٹکڑا جس پر کسی کے انتقال کی تاریخ تحریر ہو، عشق و محبت ختم کرنے کی نیت سے اس پتھر کو دھو کر اس کا پانی بہ نیت جدائی عاشق کو پلائیں، نہایت جلد اثر ہوتا ہے۔ یہ عمل چاند کی مخصوص تاریخوں میں زود اثر رہتا ہے۔ یہ پتھر پانی میں مکمل حل نہیں ہوتا۔ عمارتیں، سڑکیں، چونا، شیشہ اور سوڈا وغیرہ بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ آفتاب کی تیز کرنوں سے بھی گرم نہیں ہوتا۔ پہلے رنگین پتھر کمیاب تھا۔

اس کا استعمال زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے۔ اس پتھر پر آرٹ کا کام خاص طور پر مصر کی قدیم مساجد میں نظر آئے گا۔ مصریوں نے سنگ مرمر پر رنگین پتھروں سے جو نقش و نگار کیے ہیں، وہ نایاب زمانہ ہیں۔ مشتری دیوتا کا ایک عمدہ مجسمہ سنگ مرمر، سونے اور ہاتھی دانت سے 43 قبل مسیح اولمپیا کے میدان میں تعمیر کیا گیا۔ خانہ کعبہ کا فرش سنگ مرمر کا ہے۔

سنگ مرمر پر نمک رگڑ کر پانی سے دھو ڈالیں تو بالکل شفاف و آبدار ہو جاتا ہے۔ یہ پتھر ضلع مردان، کوئٹہ اور راجستھان (بھارت) میں عمدہ دستیاب ہوتا ہے۔

مرجان سرخ

فارسی میں بسد، سنسکرت میں پروال، انگریزی میں کورل Coral، عربی میں عقیق البحر (سمندری) عقیق اور کوریم پروالہ، پگالم، سادھوچی اور تاڑا کہتے ہیں۔ اس کو مونگا بھی کہتے ہیں۔ عمدہ قسم کا گہرا سرخ ہوتا ہے۔ مزا پھیکا، مزاج سرد وخشک ہے۔ یہ سرخ، گلابی، بھورا، ہلکا زرد اور سفید ہوتا ہے۔ یہ کیلشیم کاربونیٹ اور آئرن کا مرکب ہے۔ مشہور چیز ہے۔

کلام پاک میں سورہ رحمٰن میں پروردگار عالم نے اپنی نعمتوں کا ذکر

کرتے ہوئے آیت 22 میں مرجان کا تذکرہ کر کے بتا دیا کہ یہ خاص نعمت ہے اس کا رنگ دیدہ زیب، افعال وخواص اور اثرات بہت سبک ہیں۔

قرآن پاک میں نام آنے کی وجہ سے اس کی تسبیح کا رواج زمانہ قدیم سے ہے۔ بعض جواہر پتھر میں جبکہ مرجان پانی میں نمود حاصل کرتا ہے۔ یہ سمندر کی تہہ میں پتھر سے چمٹا ہوا شہد کے چھتہ کی مانند سوراخ دار سرخ رنگ کی لکڑی ہے، پتھر سے اُگتا ہے۔ اس کی جڑ بھی ہوتی ہے۔ اس کی شاخوں میں پھل اور پتے نہیں ہوتے۔

طبی طریقہ میں مرض لقوہ و فالج کو دفع کرتا ہے بدن کے رعشہ میں مفید ہے۔ مقوی معدہ وجگر ہے۔ اس کا لاکٹ مفید ہے۔ بچوں کے گلے میں ڈالنے سے جادو، ٹونہ، سحر، رونا، بچوں کی کھانسی اور ڈراؤنے خواب سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کی انگوٹھی تنگدستی کو دفع کرتی ہے۔ مرگی والے مریض کے لیے جس شمس وقمر میں اتحاد ہو اور زہرہ سے قربت نہ ہو، اس وقت سونا و چاندی ہم وزن کی انگوٹھی پر مرجان لگوا کر استعمال کریں۔ مرض مرگی میں انتہائی مفید ہے۔ یہ انگوٹھی مرض گٹھیا کو بھی دفع کرتی ہے۔ اختلاج قلب ودل کی دھڑکن میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ بہتے خون کی جگہ پر مرجان کا سفوف چھڑکنے سے خون کا بہنا رک جاتا ہے۔ شکم پر باندھنے سے پیٹ کی تمام بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

فیضی آرٹ گیلری (کراچی) میں زمانہ قدیم کے مرجان سے مزین لباس محفوظ ہے۔ اس لباس میں عمدہ قسم کے مرجان کی شاخوں سے خوب صورت درخت بنایا گیا ہے۔ چھری کانٹوں کے دستے بھی بنائے جاتے ہیں۔

عمدہ مرجان، بحر ہند، خلیج فارس، بحر روم اور افریقہ کے مقام مرشی جاپان اور کراچی سے قریب سمندر میں بھی بعض جگہ کہیں کہیں سے دستیاب ہوتا ہے۔

بلور

عربی میں حجر البلور، انگریزی میں کرسٹل Crystal کہتے ہیں۔ یہ مشہور سفید براق اور روغنی چمک کا چمکدار شفاف پتھر ہے۔ مزا پھیکا اور مزاج سرد وخشک ہے۔ تراشنے سے قبل اس کی صفائی اور چمک نمک کے مانند ہوتی ہے۔ بعض میں ہلکا گلابی، نیلا اور زرد رنگ معلوم ہوتا ہے۔

طبی طریقہ میں اس کا نہایت باریک سفوف آنکھ کا جالا کاٹتا ہے۔ اس پتھر کو گھسنے سے اس کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ جو بچے رات کو سوتے میں دانت بجاتے اور چونکتے ہیں ان کے گلے میں پہنانے سے ڈرنا موقوف ہو جاتا ہے۔ بلور مرض رعشہ، بچے کا ڈرنا اور ڈراؤنے خواب دفع کرتا ہے۔ پاس رکھنے سے درد دنداں دور کرتا ہے۔

اس پتھر کے ساتھ پھٹکری سرہانے رکھ کر سونے سے پریشان کن خواب آنا بالکل بند ہو جاتے ہیں۔ اس کی انگوٹھی مرض عسر البول میں مفید ہے۔ بکری کے دودھ میں بھگونے سے شفاف اور چمکدار ہو جاتا ہے۔ اس کی مختلف شعاعوں میں مختلف اثرات ہوتے ہیں۔

بعض مذاہب نے اس پتھر کو بڑی اہمیت دی۔ یورپ کے انومیکرٹیس مشہور نامی گرامی پادری نے 1458ء میں اعلان کیا کہ جو شخص شفاف پوشاک کے ساتھ بلور کو ہاتھ میں لے کر عبادت گاہ جائے گا۔ اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔ زمانہ قدیم میں بلور کے پیالے، جھاڑ فانوس، دوربین اور عینک کے تال بنائے جاتے تھے۔ تھوڑی روئی رکھ کر آفتاب کے رخ اس کو رکھنے سے روئی میں آگ لگ جاتی ہے یہ پتھر آگ پیدا کرنے کے لیے بھی استعمال میں آتا تھا۔ اچھا بلور شفاف اور بے داغ، ایک رنگ میں سفید ہوتا ہے۔ بے عیب چمکدار بلور مختلف ڈیزائنوں کے لیے بہت مناسب اور موزوں ہے۔ اس پر کوئی بھی سین یا منظر کشی پیش کی جاتی ہے۔ شاہی زمانے میں بادشاہوں کے دسترخوان پر اس کے خوب صورت اور نقش و نگار سے مزین برتن ہوا کرتے تھے۔

اسکاٹ لینڈ کے باشندے اس پتھر کو زیادہ استعمال کرتے تھے۔

1943ء میں امریکی صدر روزویلٹ کی طرف سے شہنشاہ ایران کو ایک بلور کا افسانوی پیالہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ اس پیالے کا ڈیزائن ایک ممتاز امریکی مجسمہ ساز سڈنی واہ نے تیار کیا تھا۔ اس پر مقبول ترین امریکی عوامی گیتوں سے متعلق نقوش کندہ تھے۔

ایک تراشیدہ بلوری ہار اور انگشتری اور اسی پتھر کے بندے فیضی آرٹ گیلری (کراچی) اور قومی عجائب گھر پاکستان (کراچی) میں ایک

بڑی طرز کا سفید بلور محفوظ ہے۔ یہ تقریباً نوسو سال قدیم ہے۔

اچھا بلور عموماً آزاد حالت میں قلمی اور غیر قلمی دونوں طریقوں سے پتھر کی شکل میں کشمیر، ہندھیا چل اور پاکستان کے پہاڑی علاقوں کی چٹانوں میں دستیاب ہے۔

حجر الاسود

یہ مبارک پتھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں کا نصب کردہ ہے۔ حضرت ابراہیم اور ان کے فرزند حضرت اسماعیل نے مل کر بیت اللہ کی تعمیر شروع کی۔ یہ تعمیر حجر الاسود تک پہنچی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی راہنمائی فرمائی کہ سامنے ایک پہاڑی پر جنت کا یہ پتھر حجر الاسود ہے۔ طوفان نوح کے وقت سے یہ یہیں رکھا ہے۔ جبل ابوقبیس نے کہا کہ مجاہد کہتے تھے کہ دنیا بھر کے پہاڑوں میں سے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اس کو خلق کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اٹھا کر اس مقام پر نصب کر دیا۔ جب بیت اللہ مکمل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''یہ تمام لوگوں کا قبلہ اور جھکنے کی جگہ ہے''۔

قدرت نے تمام پتھروں کو پست کر کے حجر الاسود کو جس کی نسبت اپنی طرف کی تھی۔ دنیا کی توجہ اس مقدس پتھر کی طرف کرادی کہ اس کو بوسہ دو۔ شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب سیرۃ النبی 134 صفحہ کے زیر حاشیہ جو ایک حدیث کی طرف تلمیح ہے، تحریر فرمایا ہے کہ ''میں حجر الاسود، نبوت کی عمارت کا آخری پتھر ہوں۔'' اس پتھر کا رنگ خانہ کعبہ کے رنگ سے منسوب ہے اور خانہ کعبہ میں زمین سے کچھ زیادہ بلند دیوار میں نصب ہے۔ اس کو رکن سود بھی کہتے ہیں۔

طواف کرنے والے اس سے چمٹ کر دعائیں مانگتے ہیں۔ اس کا مس کرنا باعث دور ہونے گناہ کے ہے۔ طواف کی ابتداء حجر الاسود کو چوم کر کی جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پتھر کو بوسہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ''روز قیامت یہ پتھر آئے گا اور اس شخص کی گواہی دے گا جس نے توحید کے ساتھ اسے بوسہ دیا۔ اس دن حجر الاسود کی گویائی بحکم اللہ بہت تیز ہوگی''۔

اگر اژدہام کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھ سے چھو کر مس کرے اور اپنے ہاتھ کو بوسہ دے لے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو حجر الاسود کے سامنے دونوں ہاتھ کرنے کے بعد اپنے ہاتھ چوم لے۔ اس پتھر کو پروردگار عالم نے بنی آدم کے عہد و پیمان ودیعت کیے ہیں۔ یہ پتھر روز محشر ان لوگوں کی گواہی دے گا جن حضرات نے اس کی زیارت کی۔

خصوصیات

اس پتھر کے متعلق ارسطو نے لکھا ہے کہ اس کو پاس رکھنے سے عقل بڑھتی ہے اور تندرستی کے لیے بڑا معاون پتھر ہے۔ ایک قسم اس کی زرد رنگ کی بھی ہے۔ یہ زہر کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔

ارسطو کا کہنا ہے کہ سنگ اسود جس مکان میں ہو، وہاں کے مکین صحت و تندرستی اور باعزت زندگی بسر کریں گے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص خانہ کعبہ میں حجر الاسود کے پاس دعا کرتا ہے، اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور یہ بھی کہ حجر الاسود کو ہاتھ سے مس کرنا گویا مصافحہ کرنا ہوا اور بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی، جو کوئی بیمار شخص طلب شفا اور تندرستی کے لیے حجر الاسود کو مس کرتا ہے، شفا پاتا ہے۔

در نجف

یہ پتھر سفید رنگ کا بلوری چمکدار ہوتا ہے۔ نجف اشرف میں پایا جاتا ہے۔ اس کی فضیلت کتب میں بہت مندرج ہے۔ زیر زمین یہ پتھر بہت دستیاب ہے۔ نجف اشرف کے بازار میں نگینہ ساز دو قسم کے در نجف بری و بحری فروخت کرتے ہیں۔ بحر در نجف، نہایت سفید و براق ہوتا ہے اور بری میں چمک کم ہوتی ہے۔

جاری ہے..........

خون دراصل کیا ہے؟

خون تو ہم سب کے جسم میں ہوتا ہے، مگر بہت کم لوگ یہ بات سوچتے ہیں کہ خون کہاں بنتا ہے، کیسے بنتا ہے اور اس کا رنگ سُرخ کیوں ہوتا ہے۔

خون کیا ہے؟

خون میں دراصل دو قسم کے اجزاء ہوتے ہیں۔ ایک تو خلیات (جن میں سُرخ خلیات، سفید خلیات اور اقراص الام شامل ہیں) اور دوسرے وہ مائع جس میں خون کے خلیات تیرتے ہیں۔

خون سرخ کیوں ہوتا ہے؟

خون کی سُرخی دراصل خون کے سُرخ خلیات کی وجہ سے ہوتی ہے۔ سُرخ خلیات میں ہیموگلوبین نامی پروٹین موجود ہوتا ہے۔ یہ فولاد اور پروٹین جب پھیپڑوں میں موجود آکسیجن کو جذب کرتے ہیں تو اس میں سُرخی پیدا ہوجاتی ہے۔ اسی سُرخی کی وجہ سے خون کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔ اگر سُرخ خلیات میں آکسیجن کو جذب کرنے کی صلاحیت کم ہوجائے یا جسم میں فولاد کی مقدار کم ہوجائے تو جلد پر زردی جھلکنے لگتی ہے۔

خون کہاں بنتا ہے؟

یہ بات اکثر لوگوں کے لیے حیرت کا باعث ہوگی کہ خون کے تمام خلیات ہماری ہڈیوں کے گودے میں تیار ہوتے ہیں۔ ہماری تمام ہڈیوں میں جیلاٹین قسم کا گودا ہوتا ہے۔ جب ہم عمر کے ابتدائی مراحل میں ہوتے ہیں اس وقت یہ گودا مکمل طور پر سُرخ ہوتا ہے اور تمام ہڈیاں خون کے خلیات بناتی رہتی ہیں۔ لیکن عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس گودے کا رنگ زرد ہو جاتا ہے اور پھر خون تیار کرنے کا کام صرف ریڑھ کی ہڈی کے مہروں، سینے کی ہڈی، پسلیوں، کولھے کی حلقے نما ہڈی اور کھوپڑی کی ہڈی تک محدود رہ جاتا ہے۔

جب خون زیادہ مقدار میں تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت جسم کی لمبی ہڈیوں کے گودے میں بھی خون کے خلیات تیار کرنے کا عمل شروع ہوجاتا ہے، خاص طور پر ران کی ہڈی میں، کیوں کہ یہ انسانی جسم کی سب سے لمبی ہڈی ہے۔

نبض کیا ہے؟

خون یوں تو ہمارے پورے جسم میں گردش کرتا ہے، لیکن اس گردش کا ذمے دار کون ہے؟ اس کا ذمے دار آپ کا دل ہے جو بغیر رُکے رات دن کام کرتا ہے۔ دل کے دھڑکنے کا اندازہ ایک تو سینے پر کان لگا کر یا اسٹیتھسکوپ سے ہوسکتا ہے یا پھر نبض سے بھی دل کے دھڑکنے کی رفتار معلوم کی جا سکتی ہے۔ زیادہ تر لوگوں کو یہی پتا ہے کہ نبض کلائی کے مقام پر ہوتی ہے، لیکن بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ نبض دراصل خون کی وہ بڑی شریان ہوتی ہے جو جسم کی بیرونی سطح کی جانب واقع ہوتی ہے اور یہ کہ کلائی کے علاوہ خون کی بڑی شریان کی گزرگاہ کہنی کی پشت یعنی کلائی کو سیدھ میں کہنی کی پشت پر واقع مقام، کان کی لو کی سیدھ میں جبڑے کی عین نیچے، کنپٹی کے مقام پر، کنج ران میں اور پیروں کیکھوں کے عین اوپر اور نیچے بھی ہوتی ہے۔ یعنی اِن مقامات پر بھی نبض (یا دل) کی دھڑکن محسوس کی جا سکتی ہے۔

ہر عمر میں ورزش کیجیے

عمر جتنی زیادہ ہوتی جاتی ہے جوڑوں (joints) کی دکھن بھی اُسی قدر بڑھتی جاتی ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ورزش سے جی چرانے لگیں۔ ورزش کے فوائد صرف بلڈ پریشر پر قابو رکھنے اور طبیعت میں بشاشت پیدا کرنے تک محدود نہیں، بلکہ ان فوائد کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ لہذا جو لوگ ورزش کی اہمیت کو سمجھتے ہیں وہ نہ صرف اِسے ادھیڑ عمر اور بڑھاپے میں جاری رکھتے ہیں، بلکہ یہ بھی جان جاتے ہیں کہ عمر کے ساتھ ساتھ اپنی جسمانی سرگرمی میں کس طرح تبدیلی کریں، تاکہ ورزش ان کے لیے باعثِ زحمت نہ ہو۔

ورزش کے ماہرین نے تجربے، مشاہدے اور تحقیق سے یہ سیکھا ہے کہ عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ کون کون سی ورزش کو کس طرح باہم ملا کر زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں، لیکن خود ان ماہرین نے خبردار بھی کیا ہے کہ نئے مشوروں کا اتنا اثر نہ لیں کہ اپنے پرانے معمولات کو بالکل ہی ترک کر دیں۔

ایک ماہر نے خیال ظاہر کیا ہے کہ کم و بیش ہر ورزش ہمیں چست اور تن درست رکھ سکتی ہے، خصوصاً پیراکی، تیز قدمی، چہل قدمی اور حسن افزاء ورزشوں کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ لیکن یاد رکھیے کہ مختلف اوقات میں کی گئی چھوٹی چھوٹی ورزشیں یا جسمانی ہلنا جلنا، اٹھک بیٹھک بھی دن بھر میں اکٹھی ہو کر اچھی خاصی ورزش کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔

ماہرین جسمانی ورزش کو عموماً تین بڑی قسموں میں بانٹتے ہیں۔ پہلی قسم میں وہ ورزشیں جن کا تعلق قلب سے ہے۔ ایسی ورزش جو دل کی دھڑکن کو تیز کر دے۔ ایک ماہر نے کہا "اگر کوئی طبی پہلو مانع نہیں ہے تو خواہ عمر کتنی ہی کیوں نہ ہو، ہمیں ہفتے میں کئی بار ایسی ورزش کرنا چاہیے، جس سے حرکت قلب کی رفتار بڑھ جائے۔ یہ بات بہت اہم ہے"۔ ورزش کی دوسری دو بڑی قسمیں عضلات کو مضبوط بنانے والی اور توازن برقرار رکھنے والی ورزشیں ہیں، جو عمر میں اضافے کے ساتھ ساتھ اہمیت اختیار کرتی جاتی ہیں۔ ضروری نہیں کہ آپ ہر مقصد کے لیے علیحدہ علیحدہ ورزش کریں۔ درحقیقت بعض ورزشیں مثلاً کسی ٹیلے یا



پہاڑی پر چڑھنا یا تائچی (Tai Chi) ایسی ورزشیں ہیں جن سے دو یا تینوں مقاصد پورے ہو جاتے ہیں۔ البتہ عمر میں اضافے کے ساتھ ان ورزشوں کے معمول میں کچھ ردوبدل کرنا پڑتا ہے۔

بیس سے تیس سال کی عمر میں پابندی سے درمیانے درجے کی اور کبھی کبھی سخت ورزش کرنا چاہیے۔ ہفتے میں کم از کم تین بار ایسی ورزش بیس سے تیس منٹ کی جائے جس سے پسینے آ جائیں۔ ہفتے کے باقی دنوں میں بھی ورزش سے جی نہیں چرانا چاہیے۔ واک کیجیے، زینہ چڑھیے، غرض کہ کوئی بھی ایسی ورزش کیجیے جس سے دل کی دھڑکن میں خفیف سی تیزی آ جائے۔ اس عمر میں یعنی بیس سے تیس سال کے درمیان پٹھوں کو مضبوط بنانے والی ورزش ہفتے میں کم از کم دو بار ضرور کیجیے۔ جہاں تک قدرتی جسمانی توازن کا تعلق ہے، اس کا انحصار ہمارے عضلات اور اعصاب پر ہوتا ہے اور اس میں ہماری توقع سے بہت پہلے، یعنی کوئی سولہ سال کی عمر سے انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسی ورزش پر شروع سے توجہ دیجیے جو توازن برقرار رکھنے میں آپ کی مددگار ہو۔

تیس سے پچاس سال کی عمر کا عرصہ آپ سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ آپ اپنے جسمانی معمولات میں نسبتاً زیادہ نظم و ضبط پیدا کریں۔ وہ بھرپور توانائی جو نوجوانی میں آپ کے جسم میں رواں دواں تھی اب انحطاط پذیر ہے۔ عمر کے اس حصے میں خصوصاً خواتین کے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ ہفتے میں دو تین بار ایسی ورزش کو معمول بنا لیں جو عضلات کو تقویت پہنچائے اور ہڈیوں کی مضبوطی کو یقینی بنائے، کیوں کہ اس عمر میں ہڈی کی گنجانیت بھی کم ہونے لگتی ہے۔

اس عمر میں ایروبک ورزشوں کو اپنے روزمرہ معمول میں شامل کیجیے۔ ہاتھ پیر کھولنے والی، اعضاء میں لوچ پیدا کرنے والی اور جسم کا توازن برقرار رکھنے والی ورزشوں پر توجہ دیجیے۔ عمر کے اس حصے میں اکثر کھلاڑی سائیکلنگ، کشتی رانی، اسکیٹنگ اور اس کی انگ (Skiing) کی طرف توجہ دینے لگتے ہیں۔

پچاس سے ستر سال کی عمر ایسی ہوتی ہے جب آپ کو اپنی صحت کے مختلف پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی ورزش کے معمول میں ردوبدل کرنا پڑتا ہے۔ اس عمر میں امراضِ قلب کا خطرہ سب سے زیادہ درپیش رہتا ہے۔ لہذا روزمرہ کی ورزش کا معمول از سرِ نو ترتیب دیتے وقت دل کا خاص خیال رکھیے۔ وزن کو قابو میں رکھنے، عضلات کو مضبوط بنانے، اعضاء میں لوچ اور لچک پیدا کرنے، نیز توازن برقرار رکھنے والی ورزشیں بھی عمر کے اس حصے میں اہم ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر 24 پر......

مریم ابرار شنواری۔ محمد ابرار شنواری

گلاب کے طبی اور معاشی فائدے

انسانی تاریخ میں گلاب، محبت، پاکیزگی، خلوص، تحریک اور ولولے، حسن لطافت، رحم وتلطف، روحانیت اور عیش پرستی کی علامت رہا ہے۔ وسط ایشیا اس کا اصل وطن قرار دیا جاتا ہے۔ چین، ہندوستان، ایران، شام، مصر، یونان کی طب کی قدیم کتب میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

گلاب ہمیشہ سے تہذیبوں پر جمالیاتی، معاشی، طبی، مذہبی اور روحانی اعتبار سے اثر انداز چلا آ رہا ہے۔ اس میں سے بہت سے پہلو افسانوی ہیں۔ انہیں سائنٹفک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ زیادہ تر قصے محض کہانیوں کی حیثیت رکھتے ہیں، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے جسمانی اور جذباتی اثرات مسلمہ چلے آ رہے ہیں۔ گلاب کا رنگ ہو کہ خوشبو اور اس کی نرم و نازک پنکھڑیاں اس کے پتے اور اس کے بیجوں کے گودے دار کیسے (HIPS) دواؤں، تیلوں اور حسن افزاء کریموں کے علاوہ کھانوں اور مٹھائیوں کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں۔

گلاب کا قدیم لاطینی نام 'روزا' ہے۔ عربی میں اسے وَرد، فارسی میں نسرین، اردو میں گلاب کہتے ہیں۔ گلاب کے لیے آرمینی لفظ بھی وَرد ہے۔ (طب میں اس کی پتیوں سے تیار ہونے والا ملین شربت، شربت ورد مکرر، کہلاتا ہے۔ ہر قسم کے ورم کے لیے استعمال ہونے والی مشہور دوا، معجون دبید الورد کہلاتی ہے)۔ اس کا تیل فارسی میں عطر اور عربی میں عطر کہلاتا ہے۔ جس کے معنی میٹھی دل فریب خوشبو ہوتے ہیں۔

عمومی خصوصیات

گلاب کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ دوسرے پودوں کے مقابلے میں اس کی اپنی منفرد خصوصیات ہوتی ہیں، اس کے تنے کانٹوں سے بھرے ہوتے ہیں، اسی طرح اس کے تخم کے کیسے اور پتوں کا بھی اپنا مخصوص انداز ہوتا ہے۔ جنگلی گلاب روزا، کی پیوند کاری کے ذریعے سے کئی رنگ کے گہرے، زرد، ہلکے گلابی، سفید، ہلکے زرد، گلاب کی اقسام تیار کی گئی ہیں۔ ایشیاء اور چین میں جنگلی اقسام بہ کثرت پیدا ہوتی ہیں۔ اب تو اس کی نارنجی، جامنی، بھوری سبز بلکہ نیلی اور سیاہ اقسام بھی تیار ہوگئی ہیں۔ اب دورنگی اور کثیر رنگی گلاب کی اقسام بھی تیار ہو رہی ہیں۔ اس کی معلوم 250 اقسام ہیں اور اسے کاشت کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔



تاریخ

گلاب کی عمر 20 ملین سال بتائی جاتی ہے۔ اس کے ثبوت لاکھوں سال پرانے فوسلز سے ملتے ہیں۔ خیال یہ ہے کہ زمین پر انسان کی آمد سے پہلے گلاب موجود تھا۔

قدیم ترین پودا

گلاب کا قدیم ترین پودا جرمنی میں موجود ہے، دوسری جنگ عظیم میں بمباری سے اسے نقصان ضرور پہنچا، لیکن یہ تباہ نہیں ہوا۔ روایت ہے کہ جرمنی کا بادشاہ قیصر لڈوگ بہت مذہبی تھا۔ ایک دفعہ شکار کے دوران وہ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا اور اس نے رات جنگل میں گزاری۔ اگلے دن قلعے پہنچ کر اسے یاد آیا کہ وہ ایک متبرک یادگار شے، جنگل ہی میں بھول آیا ہے۔ اسے لینے کے لیے وہ دوبارہ جنگل میں پہنچا تو وہ یادگار گلاب کے ایک پودے کے نیچے ملی، جس کے قریب اس نے رات بسر کی تھی۔ گلاب کے پودے نے یہ شے اسے دینے سے انکار کر دیا، اس پر لڈوگ نے اس جگہ ایک گرجا بنانے کا عہد کیا۔ اس کی تعمیر 815 عیسوی میں مکمل ہوئی۔ جنگ کے دوران بمباری کے باوجود یہ پودا صحیح سلامت موجود ہے۔

بین الاقوامی پھول

گلاب امریکا کے علاوہ کینیڈا کے ایک صوبے کا سرکاری پھول ہے۔ یہ امریکا کی بھی تین ریاستوں کا قومی پھول ہے۔ تاریخ انگلستان میں بھی ''گلاب کی جنگوں'' Wars of Roses کا ذکر درج ہے۔

گلاب، ماہ جون کے لیے بھی مخصوص ہے۔

ادبی اہمیت

دنیا کے کم و بیش تمام ادب میں گلاب کا پھول امتیازی مقام رکھتا ہے۔

فارسی اور اردو ادب میں گل و بلبل کی داستان ایک مخصوص اصطلاح کی حیثیت رکھتی ہے۔ لاتعداد اشعار میں اس کا اظہار موجود ملتا ہے۔

مذہبی اہمیت

قدیم یونان و روم میں پھولوں کو بڑی اہمیت حاصل رہی، لیکن ان سب میں نمایاں مقام گلاب کو حاصل رہا ہے اسے حسن و محبت، فن اور تخلیق کی دیوی، افروڈائٹ کا پسندیدہ پھول قرار دیا جاتا ہے۔

اگرچہ ابتدائی دور میں عیسائی مذہبی پیشوا گرجا گھروں میں گلاب لانے کے مخالف تھے، لیکن بعد میں اسے مذہبی حیثیت حاصل ہوگئی۔ اس کی پانچ پنکھڑیاں حضرت عیسیٰ کے پانچ زخموں سے منسوب کی گئیں، اور سفید گلاب کا تعلق حضرت مریمؑ کی دوشیزگی کی علامت قرار دیا گیا۔ اس کا اثر قدیم گرجا گھروں کی تعمیر میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ چھتوں، شہتیروں وغیرہ پر گلاب کے تراشے ہوئے پھول اس کا ثبوت ہیں۔

قدیم عرب میں گلاب کو اعلیٰ ترین روحانی کمال کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ گلاب کی خوشبو کو آج بھی اسلامی تہذیبوں میں بڑا اہم مقام حاصل ہے۔ عرب ملکوں میں اسے کمروں کو معطر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

روایتی استعمال

روم میں گلاب اُگانے کے لیے خصوصی گرم کمرے بنائے جاتے تھے، جنہیں گرم پانی کی نلکیوں کے ذریعے سے گرم رکھ کر بے موسم گلاب کے پھول حاصل کیے جاتے تھے۔ اہم لوگوں کو اس کے ہار ہی نہیں پہنائے جاتے تھے، بلکہ بستروں پر اس کی پتیاں بھی بکھیری جاتی تھیں۔ شراب کے پیالوں میں اس کی پتیاں ڈالی جاتی تھیں اور مہمانوں پر بھی پنکھڑیوں کی بارش کی جاتی تھی۔ ایک شہنشاہ، ایلاگابالوس (222-218 عیسوی) کی شاہی ضیافت میں چھتوں کے روزنوں سے مہمانوں پر اتنی پنکھڑیاں نچھاور کی گئیں کہ ان کے دم گھٹنے لگے۔

انگلستان کے شاہی گھرانے میں بھی گلاب کو بڑی اہمیت حاصل رہی۔ گلاب کی جنگوں (1461) کے وقت سے گلاب برطانیہ کا نشان چلا آتا ہے۔

یورپ اور مغربی ایشیا میں گلاب کا عرق، شاہی گلاب سے کشید کیا جاتا تھا۔ صدیوں (قبل مسیح) پہلے عرق گلاب کے استعمال کا رواج غالباً عرب اور ایران سے شروع ہوا۔ قدیم فرانس میں اس کی خشک پتیاں کم از کم تین ہزار سال پہلے سے آرائش جمال اور حسن افزائی کے لیے استعمال ہو رہی ہیں۔

گلاب کی جمالیاتی اہمیت

گلاب کے پھولوں سے باغ و چمن آراستہ کرنے کا سلسلہ چین سے شروع ہوا۔ چھٹی صدی قبل مسیح میں شاہی باغ اس سے آراستہ کیے جاتے تھے جن میں اس کی نت نئی اقسام اُگائی جاتی تھیں، جو یورپ میں نہیں ملتی تھیں۔

گلاب رنگ کے علاوہ مختلف سائز کے بھی ہوتے ہیں۔ تشتری کے سائز کے بڑے گلابوں کے علاوہ اتنے چھوٹے گلاب بھی ہوتے ہیں، جنہیں انگوٹھی میں سے بہ آسانی گزارا جا سکتا ہے۔ پودوں کے علاوہ اس کی بیلیں بھی ہوتی ہیں۔

یورپ میں نپولین کی ملکہ، جوزے فین نے گلاب کی کئی نئی اقسام کو فروغ دیا۔ مشرق سے مغرب کی طرف گلاب کے سفر کا آغاز چین سے ہوا۔ مغرب میں بھی اس کی کاشت ملکوں ملکوں پھیلتی چلی گئی۔ اس اعتبار سے گلاب کو بجا طور پر ایک اہم علامتِ تہذیب، قرار دینا درست ہے۔ اسی طرح اس کے استعمالات کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔

گلاب کا اساسی تیل

عطرِ گلاب کا شمار دنیا کے اہم ترین خوشبودار

تیلوں میں ہوتا ہے، جو اس کی پنکھڑیوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ گلاب کا عطر دنیا کا بہترین اور قدیم ترین خوشبودار روغن ہے۔ دمشق کے 30 گلابوں کی پنکھڑیوں سے عطر گلاب کی ایک بوند حاصل کی جاتی ہے۔ اس کی تیاری کا اہم مرکز، بلغاریہ ہے جو دنیا کا تین چوتھائی عطر گلاب فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اب ترکی اور مراکش بھی اس کے اہم مرکز ہیں۔ گلاب دمشق، گلاب کی ایک نوع ہے۔

برصغیر میں عطر گلاب کی دریافت مغل شہنشاہ نورالدین جہانگیر کی چہیتی ملکہ نور جہاں سے منسوب کی جاتی ہی۔ روایت ہے کہ شہنشاہ کے حکم سے اس کی شادی کی خوشی میں شاہی باغ کی نہر میں بہ کثرت گلاب کے پھول ڈال دیئے گئے تھے۔ ملکہ نے اس پانی میں جب ہاتھ ڈالا تو گلاب کے تیل سے اس کے ہاتھ مہک گئے۔ شہنشاہ جہانگیر نے اس دریافت اور شادی کی خوشی میں اس عطر کی تیاری کا حکم جاری کر دیا۔

عرقِ گلاب

اسے خوشبو کے علاوہ دوا کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مذہبی اور شادی بیاہ کی تقاریب میں اسے چھڑکا جاتا ہے۔

روغنِ گل

تل کے گرم تیل میں اس کی پتیاں شامل کر کے یہ تیل تیار کیا جاتا ہے۔ بالوں میں لگانے کے علاوہ اسے طبی مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ گرمی کے دماغی امراض سرسام وغیرہ میں یہ زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

گرمیوں کا مشروب

سائے میں خشک کی ہوئی پنکھڑی سے گرمیوں میں ٹھنڈا شربت تیار کیا جاتا ہے۔

دیگر اشیاء

ان میں گلاب کے کیسرے تخم (Hips) کا جیم اور مارملیڈ، کلیوں کا اچار جو سرکے اور چینی سے بنتا ہے، گلاب کی خوشبو والی شراب، گلاب کا مرہم وغیرہ شامل ہیں۔ کبھی سگریٹ سازی میں بھی گلاب کی پتیوں کے فلٹر استعمال ہوتے تھے۔

طبی اہمیت

زمانہ قدیم میں گلاب اور اس کی دوائی خاصیتوں اور فوائد کے بارے میں روایات بہت عام تھیں۔ ڈاکٹر لنڈلے نے گلاب کے موضوع پر اپنے مقالے میں صرف گلاب کے بارے میں ایک الگ قرابا دین (فارماکوپیا) مرتب کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ عرق و عطر کی کشید سے پہلے، گلاب کے تمام اجزاء علاجی مقاصد کے لیے استعمال ہوتے تھے۔

روغنِ گلاب کی خصوصیات

مانع پستی، دافع ورم، جراثیم کش، مانع تشنج، دافع دق وسل ہوتا ہے۔ اس میں وائرس اور پھپوندی دور کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ گلاب کے روغن میں زخم بھرنے، پیشاب صاف لانے، بدبو دور کرنے، تقویت باہ کی خاصیت بھی پائی جاتی ہے۔ گلاب کا روغن بھوک لگاتا، قبض دور کرتا اور تسکین بخش ہوتا ہے۔ یہ ایک بہت موثر مقوی قلب، جگر، رحم اور معدہ ہوتا ہے۔ اس میں شارکی عصبی نظام (Sympathetic Nervons system) کی بڑھی ہوئی سرگرمی معتدل کرنے کی خاصیت بھی ہوتی ہے۔ گلاب اس اعتبار سے ایک نہایت مفید عطیہ خداوندی ہے۔ گلاب سے توانائی کے علاوہ صحت و تن درستی کے احساس میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔

روغن گلاب میں سمی اثرات نہیں ہوتے اس اعتبار سے یہ محفوظ ہوتا ہے۔ اسی طرح حمل کے دوران جنین پر بھی اس کے مضر اثرات مرتب نہیں ہوتے۔

خالص عطر گلاب کے لگانے سے بعض لوگ ہلکی خارش محسوس کر سکتے ہیں، اس کے کھانے سے بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

لیبارٹری ٹسٹ میں بھی اس کی مانع وائرس صلاحیت کی توثیق ہوئی ہے۔

عرق گلاب

اس کے اثرات بھی روغن گلاب جیسے ہی ہوتے ہیں۔اس کی لطیف خوشبو فرحت بخشتی ہے اور اس میں شامل قدرتی تیزاب موثر مانع ورم ہونے کی وجہ سے جلد کا اچھا محافظ ثابت ہوتا ہے۔خشک اور نازک جلد کا عرق گلاب اچھا معاون ہوتا ہے۔ آنکھوں کی سوجن اور جلن اس سے دور ہوتی ہے۔

روغن گلاب کے طبی استعمال

جلد

روغن گلاب (روز آئل) خشک اور شکستہ جلد کے علاوہ ایگزیما اور حساس جلد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔جلد کی خشکی، خارش اور ورم بھی دور ہوتا ہے، بوڑھی ہوتی جلد پر اس کی مالش بہت مفید ثابت ہوتی ہے، یعنی جھریاں کم بنتی ہیں۔روغن گلاب سے تیار کیا ہوا مرہم، اشعاع اور سورج کی کرنوں کی وجہ سے جلد کے سرطان میں مبتلا مریضوں کے لیے مفید ثابت ہوا۔جلد کے ریشوں کی ٹوٹ پھوٹ بھی اس سے رک گئی۔جلد کے زخم کے 154 مریض جو اینٹی بایوٹکس سے درست نہیں ہو سکے، اس کے استعمال سے صحت یاب ہو گئے۔

نظام ہضم

اپنے مانع ورم و جراثیم خواص کی وجہ سے روغن گلاب آنتوں کے ورم اور معدے کے زخم کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔اس سے متلی دور ہوتی ہے اور آنتیں قوی اور درست ہو جاتی ہیں۔

سانس کا نظام

اس میں دمے، کھانسی اور بخار کاہی (ہے فیور) شامل ہے۔

نظام تولید

روغن گلاب نظام تولید اور جنسی صلاحیت پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔سن یاس میں جب ایام بے قاعدہ ہوں یا ان کی کثرت ہو، یہ مفید ثابت ہوتا ہے۔اس کے علاوہ یہ سیلان الرحم (لیکوریا) رحم کی شکایت اور تشنج کے لیے بھی مفید ہوتا ہے۔گلاب کی ملیک (سیکڑنے) کی صلاحیت کثرت حیض کے لیے مفید پائی گئی۔ زنانہ تکالیف کے علاوہ گلاب میں مردوں میں اسپرمز کی تعداد بڑھانے کی خاصیت بھی ہوتی ہے۔

جنسی توانائی

سرد مہری اور نامردی کا یہ ایک اچھا علاج ہوتا ہے۔اعصابی پستی اس سے دور ہوتی ہے۔اسے تنہا یا دیگر محرک دواؤں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

عصبی شکایات

چہرے اور جسم پر روغن گلاب کی مالش سے دوران خون بہتر ہوتا ہے، گھبراہٹ جوڑوں کی اکڑن، کمزوری، بے خوابی، جنسی سرد مہری، سر میں درد کی شکایت اور اعصابی تناؤ دور ہوتا ہے۔

دورانِ خون

اس میں دوران خون کی سستی قابل ذکر ہے۔جدید تجربات کے مطابق گلاب میں خون کی چکنائی یعنی کولیسٹرول کم کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔تجربات نے اسے شریانوں کی سختی کے لیے بھی مفید ثابت کیا ہے۔روس میں کیے گئے تجربات سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔چین میں بھی گلاب کی جڑ کے سفوف کی گولیوں کے استعمال سے کولیسٹرول اور ٹرائی گلیسر ائڈز کی سطح میں کمی دیکھی گئی۔

پاکستان میں لیبارٹری میں ہونے والے تجربات کے مطابق، آلو بخارے، دار ہلدی، گل نیلوفر اور گلاب کے استعمال سے چوہوں کے خون میں کولیسٹرول کی سطح میں کمی دیکھی گئی۔

اخراجی نظام

اسپین میں گلاب کے کیسۂ تخم (Hips) کی چائے گردے کی پتھری کے لیے مفید پائی گئی۔اس کے استعمال سے زیر تجربہ چوہوں کے پیشاب میں کیلشیم کا اخراج کم ہوا اور پیشاب میں سٹریٹ کا اخراج بھی بڑھ گیا۔ یہ اثرات چوہوں کو 12 دن تک اس کے جوشاندے کے استعمال کے دوران ریکارڈ ہوئے۔

کیسۂ تخم کے اثرات

اسے گلاب کا پھل بھی کہتے ہیں۔اسے خاص طور پر بچوں کا ٹانک قرار دیا جاتا ہے۔اس میں سیاہ منقے کے مقابلے میں حیاتین ج (وٹامن سی) چار گنا ہوتا ہے، اور سنگترے کے رس کے مقابلے میں یہ حیاتین 20 گنا ہوتا ہے۔چین میں کاشت ہونے والی گلاب کی ایک نئی قسم کے پھل میں حیاتین ج (ایسکاربک ایسڈ) 5 سے 22 گنا پایا گیا۔اسی طرح سیب کے مقابلے میں اوکسائیڈ سموٹیز (Oxide Dismutase) 60 گنا زیادہ پایا گیا۔

زیرہ گلاب

گلاب کے بیج رحم کو قوی کرتے ہیں۔ان کے کھانے سے منہ سے خون کا اخراج رک جاتا ہے۔اسی طرح اس کی پنکھڑیوں سے تیار ہونے والے گل قند کے فوائد بھی صدیوں سے مسلمہ چلے آرہے ہیں۔

جناب عمیر بن وہب جمحیؓ

سے انکار کیا تو میں ان کو بھی بت پرستی اور انکار اسلام کے جرم میں ویسی ہی اذیتیں دوں گا جیسی اصحاب رسول ﷺ کو اسلام قبول کرنے پر دیا کرتا تھا"۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔ اجازت پا کر وہ مکہ آئے اور صفوان بن امیہ کے گھر پہنچے اور اس سے بولے "صفوان! تمہارا شمار مکہ کے سربرآوردہ لوگوں اور قریش کے اصحاب عقل و دانش میں ہوتا ہے۔ کیا واقعی تم یہ سمجھتے ہو کہ ان پتھروں کی پرستش اور ان کے لیے قربانی کرنے کا جو طریقہ تم لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے، وہ عقل کی رو سے زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ ہے؟ میں تو اسے درست نہیں سمجھتا، اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا حقیقت میں کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں"۔

پھر جناب عمیر بن وہبؓ مکہ میں دعوت الی اللہ کے کام میں جٹ گئے اور بڑی تعداد میں لوگ ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے (۲) اللہ تعالی جناب عمیر بن وہبؓ کو بہترین اجر سے نوازے اور ان کی قبر کو نور سے بھر دے۔ آمین۔

قدیم فلکیات

"لاپوٹا کے ماہرین افلاک" اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اجرام فلکی کے مشاہدے میں صرف کرتے ہیں اور اس مقصد کے لیے وہ شیشے استعمال کرتے ہیں جو (ہمارے شیشوں سے) بدرجہا بہتر ہوتے ہیں۔ ان کی بڑی سے بڑی دوربین بھی تین فٹ سے زیادہ لمبی نہیں، مگر وہ ہماری سو گز لمبی دوربینوں سے زیادہ بڑا کر کے دکھاتی ہے اور اس سے ستارے بھی واضح دکھتے ہیں۔ اس بناء پر انہیں ہمارے یورپی فلکیات دانوں پر فوقیت حاصل ہے، کیونکہ انہوں نے دس ہزار ساکن ستاروں کی ایک فہرست ترتیب دے رکھی ہے جب کہ ہماری بڑی سے بڑی فہرست میں اس کی ایک تہائی تعداد بھی موجود نہیں۔ اسی طرح انہوں نے مریخ کے گرد گردش کرنے والے دو چھوٹے ستارے یا سیٹلائٹ بھی دریافت کر لیے ہیں (ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت مریخ سے زیادہ قریب ہے)۔ یہ اندر والا سیارہ مریخ کے قطر کے تین گنا فاصلے پر جب کہ دوسرا باہر والا مریخی قطر کے پانچ گنا فاصلے پر گردش کر رہا ہے۔ پہلا دس گھنٹے میں اپنی گردش پوری کرتا ہے جب کہ دوسرا ساڑھے اکیس گھنٹے میں۔ ان کے گردشی اوقات کا مربع لیا جائے تو یہ اس تناسب کے قریب آتا ہے جو مریخ کے مرکز سے ان کے فاصلے کا مکعب لینے سے حاصل ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان پر بھی کشش ثقل کا وہی قانون لاگو ہوتا ہے جو دوسرے اجرام فلکی پر اثر انداز ہو رہا ہے"۔

جوناتھن سوئفٹ تو 1726ء میں مریخ کے چاندوں کا ذکر اتنی تفصیل سے کر رہا ہے۔ لیکن تاریخی اور سائنسی اعتبار سے اس واقعے کے 151 برس بعد 1877ء میں ایک امریکی ماہر افلاک نے مریخ کے دو چاند جو صرف دوربین سے نظر آ سکتے ہیں دریافت کیے۔ جنہیں آج فوبوس (خوف) اور ڈیموس (ڈر) کہا جاتا ہے۔ سوئفٹ نے ایک کا دورانیہ گردش دس گھنٹے بیان کیا تھا جو جدید اندازے کے مطابق سات گھنٹے 39 منٹ بنتا ہے جب کہ ساڑھے اکیس گھنٹے دورانیہ گردش رکھنے والے بیرونی چاند کے بارے میں حالیہ تحقیق 30 گھنٹے 18 منٹ کا وقت ظاہر کرتی ہے۔(72)

جوناتھان سوئفٹ نے ایسے عجیب و غریب حقائق بیان کرنے کے لیے کون سے ذرائع استعمال کیے۔ ہم نہیں جانتے۔

(65) Worlds of incredible But P:31

(66) Mysteries from Forgotten Wrolds P:48

(67) -do- P-49

(68) Gods Graves And scholars, 1980(P:423)

(69) Mysteries from Forgotten Worlds P:53

(70) WorldsGreatestMysteriesGovryBrownP:143

(71) Worlds of incredible lent true P:125

(72) Peoples Almanac II P:1355

ہر عمر میں ورزش کیجئے

ستر اور اس کے بعد کی عمر میں بھی ورزش ترک نہیں کرنا چاہیے۔ اس عمر میں بھی ایروبک ورزشیں اور عضلات مضبوط کرنے والی ورزشیں کی جا سکتی ہیں۔ بعض اوقات ان ورزشوں کا سب سے زیادہ فائدہ ان لوگوں کو ہوتا ہے جو ضعیف ہوتے ہیں یا دل، ذیابیطس، ہڈیوں کی خستگی (Osteoporosis)، نفاخ، ہائی بلڈ پریشر اور جوڑوں کے درد کے مریض ہوتے ہیں۔ اس عمر میں لچک اور توازن برقرار رکھنے والی ورزشوں کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

مختصر یہ کہ عمر جتنی بھی ہو ورزش کیجئے اور مختلف طرح کی ورزشیں کیجئے تاکہ اکتاہٹ بھی نہ پیدا ہو اور صحت پر اچھے اثرات بھی مرتب ہوں۔ اکثر یہ بات دیکھی گئی ہے کہ انسان دواؤں کی نسبت ورزش سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ویسے بھی غور کریں تو دواؤں پر پیسہ خرچ ہوتا ہے اور ورزش کا حساب یہ ہے کہ ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ بھی چوکھا آئے۔

تسخیر موکلات و حاضرات

ارتکاز توجہ

حاضرات اور تسخیر کے اعمال کے لیے ارتکاز توجہ کی صلاحیت کی از حد ضرورت ہوتی ہے۔

ارتکاز توجہ سے مراد کیا ہے؟ ایک فرد کی یہ صلاحیت کے وہ کسی خاص نکتہ پر اپنی سوچ کو قائم کر سکے وہ جس معاملے پر غور کر رہا ہے۔ اُس کی توجہ اُس سے نہ ہٹے۔

ارتکاز توجہ کے لیے علم النفس، مراقبہ، ہپناٹزم، ٹیلی پیتھی اور شمع بنی جیسے علوم میں متفرق مشقیں بیان کی گئی ہیں۔ عامل کو چاہیے کہ وہ حاضرات اور تسخیر کے اعمال سے پہلے ارتکاز توجہ حاصل کرنے کے لیے مندرجہ بالا کسی علم سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ارتکاز توجہ کی مشق ضرور کرے۔ یہ مشقیں اس کی ذہنی صلاحیتوں میں اضافے کا باعث بننے کے ساتھ ساتھ تسخیر و حاضرات کے لیے اُس ارتکازی قوت کو فراہم کریں گی۔ جس کی اُسے اِس شعبے میں قدم قدم پر ضرورت ہوگی۔ ایک بات کا خیال رکھیں ان علوم کو پورے طور پر سیکھنے کی ضرورت نہیں۔ حاضرات و تسخیر کے طالب علموں کے لیے صرف ارتکاز توجہ کی حد تک فائدہ اُٹھانا مفید ثابت ہوگا۔

حاضرات کے معمول پر اثرات

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جس بچے یا بڑے پر حاضرات کی جائیں اُس پر کوئی منفی اثرات واقع نہیں ہوتے۔ ایک حد تک تو یہ بات درست ہے۔ لیکن کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ معمول بار بار حاضرات کے باعث نفسیاتی یا دماغی امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایسی بیماری کی نوعیت بعض اوقات معمولی ہوتی ہے۔ اور جب فرد پر حاضرات کرنی بند کر دی جائے تو کچھ وقت گزرنے کے بعد وہ از خود صحت یاب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ تاہم شدید نوعیت کی مرض میں مریض کا باقاعدہ علاج ضروری ہو جاتا ہے۔ بصورت دیگر بیماری دماغی خلفشار اور مستقل ذہنی امراض کا باعث بن جاتی ہے۔

حاضرات کے باعث ہونے والی امراض کی یوں تو کئی چھوٹی بڑی وجوہات ممکن ہیں۔ تاہم دو بڑی اقسام میں پہلی وجہ حاضرات کا دباؤ، بوجھ یا سحری اثرات ہیں۔ جبکہ دوسری بڑی وجہ معمول کی کمزور ذہنی صلاحیتیں ہیں جو حاضرات کا دباؤ برداشت نہیں کر سکتیں۔

وجہ چاہے کچھ بھی ہو مستقل بنیادوں پر بار بار ایک ہر فرد پر حاضرات نہیں کرنا چاہیے۔ خاص طور پر وہ معمول جو حاضرات سے متاثر ہوتے نظر آئیں اُن پر حاضرات کا سلسلہ طویل نہیں کرنا چاہیے۔

ایک خاص عمل

گو زندگی میں اعمال تسخیر کے حوالے سے کئی کرشمے آنکھوں کے سامنے سے گزرے تاہم ان کا بیان طوالت کا باعث ہو گا۔ یہاں ایک عمل بیان کر رہا ہوں اور قارئین سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس عمل کو مضامین کا یہ سلسلہ اختتام پذیر ہونے کے بعد استعمال میں

لائیں گے۔تمام ترعمل کی پوری وضاحت ترتیب درج ذیل ہے۔

☆ قمری ماہ کی ابتداء سے عمل شروع کریں۔

☆ دوران عمل ترک جماع مکروہات وممنوعات وحرام وبدبودار اشیاء بمطابق اسلام کا خیال رکھیں۔

☆ عمل کے کم از کم ابتدائی تین دن روزہ ضرور رکھیں۔

☆ دوران عمل مکمل خلوت ہو۔ ذکر کرنے کے بعد کسی سے بات کیے بغیر سو جائیں۔

☆ دوران عمل کافور' عود' زعفران اور صندل سرخ کا بخور استعمال کریں۔

☆ عمل کھلے آسمان کے نیچے مت کریں۔کمرے میں عمل کریں یا کم از کم چھت والی جگہ ہو۔

☆ عمل کا وقت بعد از نماز عشاء مقرر کریں اور اس کی پابندی کریں۔

☆ عمل سے پہلے غسل کریں۔صاف اور دھوئے ہوئے کپڑے استعمال کریں۔

☆ عطر گلاب لگائیں۔

☆ عمل شروع کرنے سے تین چار دن قبل سے استغفار کا ورد شروع کر دیں۔

☆ عمل شروع کرنے سے قبل حسب توفیق صدقہ اور خیرات دیں اور شیرینی بھی تقسیم کریں۔

☆ بخور جلا کر عمل شروع کریں۔

☆ عمل شروع کرنے سے پہلے حصار اپنے گرد انگلی سے قائم کریں۔ (درود شریف' الحمد شریف' آیت الکرسی' چاروں قل) تین تین بار پڑھنا ہیں۔

☆ حصار قائم کرنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جائیں۔مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم' لاحول ولاقوت الا با اللہ العلی العظیم' یا اللہ' یاصمد' یا احد' یا اول' یا آخر' درود شریف)۔

تین تین بار پڑھنا ہیں۔

☆ پھر اسم الٰہی یا اللہ کا ذکر اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد کی تعداد کے مطابق کریں۔

☆ روزانہ مندرجہ بالا دعا و حصار پڑھ کر عمل کریں۔

☆ بعد عمل ہاتھ اُٹھا کر دعا اپنے عمل میں کامیابی اور تاثیر کے لیے کریں۔

خالد اسحاق راٹھور' راہنمائے عملیات کی کتاب
تسخیر موکلات وحاضرات سے چند صفحات

☆ ۴۰ دن مسلسل یہ عمل کرنا ہے۔

☆ ناغہ نہ ہو۔

☆ آخری دن پھر صدقہ خیرات دیں اور شیرینی تقسیم کریں۔

☆ مداوت کی لیے روزانہ یا اللہ کا ذکر ۳ تسبیح تک کا کریں۔

☆ مداوت نہ کرنے سے عمل برقرار نہ رہے گا۔

نوٹ: سب سے اہم بات یہ ہے کہ ذکر کرتے ہوئے آپ کی توجہ ارتکاز اور خیال منتشر نہ ہو۔آپ کا جسم اور زبان ہی نہیں بلکہ آپ کی روح بھی ذکر میں شامل ہو پھر کہا جا سکتا ہے۔آپ نے ذکر کا حق ادا کیا ہے۔بالیقین' کامیابی بھی اسی صورت میں ملتی ہے' انشاء اللہ۔عمل بلا اجازت مت شروع کریں اور عمل کی ابتداء کے دن اور مقام وغیرہ سے آگاہ رکھیں۔

مزید تفصیلات کے لیے کتاب ہذا دیکھیں